USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

مئی 2023

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

ماہنامہ

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہانہ
تربیہ

A Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

مئی 2023 شوال 1444ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

اللہ عدل اور احسان اور صلہ ء رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی اور بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔

(النحل ۔ آیت90)

الحدیث

اے اللہ ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاک دامنی اور دل کی مال داری چاہتا ہوں ۔

(سنن ابن ماجہ ۔ 3832)

کتاب میلوں کی طلبہ کے لیے اھمیت

اولاد اللہ تعالی کی طرف سے ایک بہترین تحفہ ہے اس کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے ۔ والدین کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ اولاد کی بہترین تربیت کا حق ادا کریں تاکہ یہ اولاد ان کے لیے بہترین صدقہ جاریہ ثابت ہو سکے ۔ آج کل کا سب سے بڑا چیلنج موبائل اور الیکٹرانک میڈیا کے بچوں پر برے اثرات کا مرتب ہونا ہے ۔ ایسے میں والدین اپنے بچوں کے لیے کچھ اقدامات کر کے ان کو ختم یا ان اثرات کو کم کر سکتے ہیں ۔ اس کے لیے ایک اہم متبادل بچوں میں کتب بینی کا شوق پروان چڑھانا ہے۔کتب بینی کے شوق کو پروان چڑھانے کا اہم ذریعہ کتاب میلے ہیں ۔ آئیے ، آج ہم کتب میلوں کی طلبہ کے لیے اہمیت بیان کرتے ہیں ۔اس سلسلے میں چند اقدامات ایسے ہیں جو کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں ۔

● مطالعہ کے شوق کو فروغ۔

کتاب میلے کا بنیادی مقصد طلباء میں مطالعہ کے شوق کو فروغ دینا ہے۔ میلے کے دورے کے ذیلی مقاصد میں کتابوں کی خریداری اور مطالعے کو گفتگو کا موضوع بنانا اور طالب علموں کو مختلف انواع و اقسام کی کتب و مصنفین کو تلاش کرنے کی جستجو پیدا کرنا ہے ۔

● مطالعہ کے انتخاب میں وسعت

ایک کتاب میلہ، مختلف عمر اور ذہنی سطح کے طلبہ کی دلچسپیوں کے مطابق کتابوں کا ایک وسیع انتخاب پیش کر سکتا ہے۔ اس کا انعقاد طلباء کو مطالعہ کے متنوع انتخاب فراہم کرتاہے اور انہیں نت نئے مصنفین اور ایسے موضوعات سے متعارف کراتاہے جن کا شاید انھوں نے پہلے کبھی مطالعہ نہ کیا ہو۔

● مطالعہ کے کلچر کا فروغ

کتاب میلہ، اسکول سے وابستہ تمام لوگوں میں مطالعہ کا کلچر پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔کتاب میلہ طلبہ کو ایک پُرکشش ماحول فراہم کرکے خوشگوار سرگرمی میں حصّہ لینے کا باعث بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے کتب میلوں میں شرکت، زندگی بھر کی عادت کے طور پر مستحکم ہوتی ہے۔

● تعلیمی نصاب سے ہم آہنگی

ایک اچھاکتاب میلہ اسکول کے تعلیمی نصاب کے ساتھ ہم آہنگ ہو تا ہے اور مختلف مضامین کے بنیادی تصورات کو سیکھنےاور سمجھنے میں معاون ہوتاہے۔ اس میں مختلف مضامین سے متعلق کتابیں، نصابی کتب، حوالہ جاتی کتب اور نقشے،سائنسی ماڈلز، گلوب ،چارٹس ، رسائل شامل ہوتے ہیں جو طلباء کو ان کی پڑھائی میں مدد دے سکتے ہیں۔

● کتب میلے میں والدین کی شرکت

کتاب میلہ والدین کے لیے اپنے بچوں کے مطالعہ کے سفر میں شامل ہونے کا ایک بہترین موقع ہو تا ہے۔ اپنے بچوں کی عمر اور دلچسپیوں کے لحاظ سے موزوں کتابیں دیکھنے منتخب کرنے اور خریدنے میں رہنمائی کے لیے والدین کو اسکول کے کتاب میلے میں ضرور شرکت کرنی چاہیے، اور وہاں منعقد ہونے والی سرگرمیوں میں حصّہ لینا چاہیے ۔ اس طرح اسکول اور والدین کے درمیان شراکت بھی مضبوط ہوتی ہے۔

● تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ

کتاب میلے میں یا اس سے واپسی پر گھر میں ایسی سرگرمیاں کی جا سکتی ہیں جو طلبہ میں تخلیقی صلاحیتوں اور ادب کے ساتھ ان کے تعلق کی حوصلہ افزائی کریں ۔ اس کا مقصد مطالعہ سے آگے بڑھ کر ، گہرے تجزیہ، تشریح، اور بات چیت، تحریری مقابلوں، یا عملی کوششوں کے ذریعے خیالات اور مہارت کے اظہار کو فروغ دینا ہے۔

● گھر یلو لائبریری

کتاب میلے میں شرکت کے ذریعے گھریلو لائبریری کے قیام اوراس میں ہمیشہ کتب میں اضافے کا شوق پیدا کرنا چاہیے۔ اس کے لیے والدین بچوں کو کتب کی خریداری کے لیے جیب خرچ جمع کرنےاور اس سے کتب کی خریداری کرنے کی ترغیب دیں اورپھر اس عمل کی حوصلہ افزائی کریں۔اسے اپنے گھر کی مستحکم روایت بنا لیں ۔

● ہم ذوق افراد کی اجتماعیت سے جوڑنا

کتاب میلہ کتابوں سے محبت رکھنے والوں کا مرکز ہوتا ہے، اپنے بچوں کو ایسے ہی بچوں سے ملوائیں جس سے ان میں کتابوں کے حصول کےلیے مشترکہ جوش و جذبہ پیدا ہوگا اور طلبہ کو ایک ایسی اجتماعیت مہیا ہوگی جہاں سے ان کے ذوقِ کتب بینی کی نہ صرف تسکین ہو گی بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہو گی۔ ہمیشہ اپنے بچوں کے لیے علمِ نافع کے حصول کی دعا بھی کرتے رہیں ۔

احمد صمد خان

ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈمکس عثمان پبلک اسکول سسٹم

کیریئر کاؤنسلنگ : نصاب سازی (Curriculum Development)

گزشتہ دو ماہ سے ہم تعلیم و تربیت کے شعبہ پر بات کر رہے ہیں۔ پہلے ہم نے تعلیم و تربیت کی اہمیت و ضرورت کو سمجھا ، گزشتہ شمارے میں اس شعبے کی بنیادی تقسیم

1۔ تدریس

2۔ تحقیق و نصاب سازی

3۔ تعلیمی انتظامیہ

میں سے " تدریس" پر بات کی اور آج ہم ان میں سے " نصاب سازی" پر بات کریں گے۔ طلبہ و طالبات کو اس کی اہمیت سے واقفیت کے بعد اسے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

نصاب سازی

"ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ "ہر بچہ فطرت سلیم پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی و نصرانی بنادیتے ہیں

بچے کا ذہن صاف شفاف اور دل پاکیزہ ہوتا ہے جو الفاظ اور جملے پڑھائے اور سکھائے جائیں گے اور جو تصاویر اسے دکھائی اور سمجھائی جائیں گی۔ وہی ذخیرہ الفاظ بنیں گے اور وہی نقش ذہن پر چھا جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر بڑی طاقت نے کتاب اور مدرسے پر بڑی توجہ دی ہے۔ برصغیر پاک ہند میں انگریز کے آنے سے قبل 96 فیصد خواندگی تھی۔ انگریز نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے نصاب سازی کی اور واضح طور پر اہداف متعین کیے کہ ہمیں اس خطے سے اس طرح کی افراد (انگریزوں کی غلامی بخوشی قبول کرنے کے لیے تیار) درکار ہیں لہٰذا اس کے مطابق کتب تیار ہوئیں، مدارس کا نظام ترتیب پایا، تدریس کے اسلوب بتائے گئے ، رکھ رکھاؤ ،عزت و وقار کے نئے معیارات بنے، نوکری کو انسان کی آخری منزل قرار دیا گیا، آخر کار ایک وقت آیا جب پوری قوم، رنگ و نسل کےاعتبار سے تو برصغیر کی تھی لیکن تہذیب وتمدن کے اعتبار سے انگریز بن چکی تھی ۔ یہ سب کچھ اس نصابِ تعلیم کا نتیجہ ہے جو اس وقت کے حکمرانوں نے تیار کیا اور اپنی نگرانی میں ایک لمبے عرصے تک نافذ رکھا اور جانے سے قبل بہترین وفادار تیار کیے جو بعد میں نصاب کی حفاظت ی ذمہ داری بطریق احسن انجام دیتے رہے۔ لہٰذا نصاب سازی انتہائی حساس اور باریک بینی کا کام ہے۔ کتاب کا ہر مضمون، مضمون کا ہر پیرا، پیرے کا ہر جملہ اور جملے کا ہر لفظ اہم ہے۔کتاب کے متن کا بین السطور مفہوم اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ نصاب سازی کرنے والے اپنے افکار و نظریات کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں اور ہر مضمون میں ہر سطح پر ان کا اظہار اور پر چار کیا جاتا ہے مثلاً نرسری کلاس کے لیے مشہورِ زمانہ آکسفورڈ کی ریاضی میں اگر چرچ کی تصویر ہے تو کس لیے ہے؟

نصاب کی حیثیت سرکاری دستاویز کی ہوتی ہے۔ جس میں اہداف کے تعین کے بعد طریق کار اور مراحل متعین کیے جاتے ہیں۔ ایک ایک لفظ، خاکہ ، تصویر، خوب سوچ سمجھ کر دی جاتی ہے اور اساتذہ کے لیے ایک رہنما کتاب الگ تیار کی جاتی ہے۔ جس میں ہر چیز کی وضاحت اور تشریح کی جاتی ہے اور مختلف سرگرمیاں بیان کی جاتی ہیں۔

پاکستان میں دیگر شعبہ ہائے تعلیم کی طرح یہ شعبہ بھی شدید بحران کا شکار ہے۔ ایسے ماہرین کی شدید قلت ہے جو ایک جانب اپنے شعبے میں اعلیٰ درجے کی قابلیت، صلاحیت، مہارت رکھتے ہوں، انسانی نفسیات سے گہری واقفیت اور مضبوط اور مؤثر تحریر کا فن جانتے ہوں، دوسری جانب ملکی نظریے پر غیر متزلزل ایمان، معاشرتی، معاشی اور سیاسی ضروریات کا ادراک رکھتے ہوں۔ ان کے ایمان اور ضمیر کو خریدنے کے لیے خزانے کم پڑ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو اس ملک و ملت کے لیے بہترین اثاثہ بنائے ۔ آمین

مزمل شاہ
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم۔ میرا سوال ہے کہ اگر بچے بہت زیادہ ڈرتے ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ میری بیٹی چھ سال کی ہے اور وہ اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی ہے تو میں جاننا چاہتی ہوں کہ اس ڈر کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

جواب

وعلیکم السلام۔ ہر انسان میں مختلف قسم کے جذبات موجود ہوتے ہیں جن میں کچھ مثبت جذبات ہوتے ہیں اور کچھ منفی۔ لیکن ہر جذبہ انسان کی شخصیت کا توازن برقرار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ڈر یا خوف بھی اسی طرح کا ایک جذبہ ہے جو ہر انسان میں موجود ہوتا ہے، جس کو منفی تو قرار دیا جاتا ہے مگر یہ انسان کی حفاظت کے لیے ضروری ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کو کسی ممکنہ خطرے سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

عمر اور ذہنی سطح کے لحاظ سے زندگی کے مختلف مراحل میں انسان کے اندر مختلف قسم کے ڈر پائے جاتے ہیں۔ بچوں کی بات کی جائے، تو دیکھا گیا ہے کہ وہ اندھیرے سے ڈرتے ہیں، بعض جانوروں سے انہیں ڈر لگتا ہے، اونچائی یا بہت تیز آواز اور شور سے ڈرتے ہیں، اسکول جاتے وقت والدین سے جدائی کا خوف ہوتا ہے یا امتحانات اور نتیجے کے وقت ڈر کی کیفیت ہوتی ہے۔ چونکہ اس طرح کے معاملات تقریباہر ہی بچے کے ساتھ ہوتے ہیں اس لیے اس میں پریشان کن کچھ نہیں ہے، جوں جوں بچے بڑے ہوتے جاتے ہیں یہ وقت کے ساتھ ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ البتہ اگر یہ وقت کے ساتھ ساتھ بہتر نا ہوں بلکہ مزید بڑھیں اور پریشانی کا سبب بنیں تو ان پر خصوصی توجہ درکار ہوتی ہے۔

بعض ڈر ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی واقعہ کے پیش نظر وجود میں آتے ہیں، مثلا بچے کے ساتھ خود یا کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے ساتھ کوئی ایسا منفی واقعہ پیش آیا ہو، یا کوئی شخص ان کے سامنے ایسے کسی واقعے یا حادثے کو بیان کرے تو وہ ان کے ذہنوں میں نقش ہوجاتا ہے، کسی نیوز چینل یا کارٹون میں ایسا کوئی حادثہ دیکھ لیں تو اس کی بنا پر بھی ان میں کچھ خاص چیزوں کا ڈر بیٹھ جاتا ہے۔ ان اثرات کو اگر بروقت ڈیل نا کیا جائے تو یہ انسان کی ذہنی صحت کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

اگر یہ ڈر بچوں کی عام روز مرہ زندگی پر اس طرح اثر انداز ہو رہے ہیں

کہ ان کی normal functioning میں رکاوٹ بن رہے ہیں تو بھی والدین کی خصوصی توجہ درکار ہو گی۔ چند خاص علامات جو بچوں میں ڈر کو ظاہر کرتی ہیں درج ذیل ہیں:

ناخن چبانا، بستر گیلا کرنا، بے تحاشا پسینہ آنا، دل کی دھڑکن تیز ہوجانا، کسی خاص جگہ جانے سے یا کسی خاص شخص کو دیکھنے یا ملنے پر غیر معمولی رد عمل کا اظہار کرنا، ہمیشہ والدین کے ساتھ ساتھ رہنا، کسی ظاہری وجہ کے بغیر پیٹ یا ہاضمے کے مسائل رہنا، دوسروں سے الگ رہنا اور گھلنے ملنے سے پرہیز کرنا، کسی چیز کو دیکھ کر بہت زور زور سے رونا، چیخنا وغیرہ۔

احتیاطی طور پر والدین کو کوشش کرنی چاہیے کہ بچوں کے سامنے اس قسم کی کوئی بھی گفتگو نا کریں جس میں کسی حادثے کا ذکر ہو، یا کسی ایسے واقعے کا جس سے ان کے ذہنوں پر کوئی منفی اثر ہو۔ اگر ایسا ممکن نا ہو تو ایسی صورتحال میں الگ سے ان کے ساتھ اس بات کو ڈسکس کیا جائے جس میں ان کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی پوری آزادی ہو اور پھر اختتام پر والدین ان کو اعتماد میں لے کر ان کو گائیڈ کریں۔ ہمارے معاشرے میں اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے کے بارے میں بات نہیں کریں گے تو وہ خود ہی حل ہوجائے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بچوں سے بات کرنا اور انہیں سمجھانا بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ کسی بھی trauma کو صحیح طریقے process سے کر سکیں۔

بچوں کے خیالات اور احساسات کو جاننے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب وہ کھیل رہے ہوں یا کسی ہم عمر ساتھی سے گفتگو کر رہے ہوں تو اس کے دوران مشاہدہ کرنا کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں، کن خیالات کا اظہار کر رہے ہیں یا کیا رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ اس سے آپ کے لیے اس بات کا تعین کرنے میں آسانی ہوگی کہ کیا بات انہیں پریشان کر رہی ہے اور پھر اس کو ہینڈل کرنا آسان ہوجائے گا۔ کبھی بچے خود سے ہی اپنے کسی ڈر کا اظہار کریں تو ان کو اعتماد میں لیں، سمجھائیں، اور اس چیز سے نمٹنے کے طریقے سکھائیں۔ ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے ڈرانے اور دھمکانے سے بھی گریز کریں کیونکہ یہ بھی بچوں کے اندر بے جا ڈر اور خوف پیدا کرتا ہے۔

اپنے بچوں کو حفاظت کی دعائیں اور اللہ تعالی پر مکمل توکل کرنا اور دعا مانگنا ضرور سکھائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں۔ آمین۔

آمنہ کامران
مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to

career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk